ADVANCE SOCIAL SCIENCE ARCHIVE JOURNAL
Available Online: https://assajournal.com
Vol. 5 No. 01 Jan-Mar 2026.Page#.3707-3719
Print ISSN: 3006-2497 Online ISSN: 3006-2500
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

A Research Review of the Teaching Tradition of Seerah Studies in Okara and Its Evolution

اوکاڑہ میں علومِ سیرت کی تدریسی روایت اور اس کے ارتقاء کا تحقیقی جائزہ

Iqra
Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies, Imperial College of Business Studies, Lahore
bintelatifffff@gmail.com
Dr. Ateeq u Rahman
Assistant professor, Department of Islamic Studies, Imperial College of Business Studies, Lahore

Abstract
The Seerat-un-Nabi ﷺ is the fundamental and central subject of Islamic teachings, which not only explains religious beliefs but also provides a complete code of life. Like other regions of the Indian subcontinent, the district of Okara also has a strong and historical tradition of teaching Seerat, which has gradually evolved over time. In this region, the teaching of Seerat initially began through simple and informal means, where scholars and preachers conveyed the life of the Prophet ﷺ to the public through gatherings, sermons, and lectures.In the early period, despite limited means of transportation, scholars would travel on foot, by horse carts, and boats to reach remote villages and spread the message of Islam. Later, mosques and religious seminaries systematized this tradition, where Seerat was formally included in the curriculum. In the modern era, this mode of teaching has further expanded and now reaches a global audience through online courses, digital platforms, newspapers, and universities.This research presents an overview of the beginning, development, and modern forms of Seerat education in Okara, in order to highlight the historical importance and continuity of this intellectual and religious tradition. In the modern era, the teaching of Seerat has taken on a new dimension. Through technology, the internet, YouTube, and online courses, the teachings of Seerat-un-Nabi ﷺ are reaching a global audience. Today, scholars have expanded the dissemination of knowledge through their online channels and digital platforms, making the teaching of Seerat more extensive, effective, and faster.

Keyword: Modern era, Seerat teaching, technology, internet, YouTube, online courses, digital platforms, global reach, educational institutions, University of Okara, Seerat Chair

تعارفِ موضوع

سیرت النبی ﷺ اسلامی تعلیمات کا بنیادی اور مرکزی موضوع ہے، جو نہ صرف دینی عقائد کی وضاحت کرتا ہے بلکہ ایک مکمل ضابطۂ حیات بھی فراہم کرتا ہے۔ برصغیر کے مختلف علاقوں کی طرح ضلع اوکاڑہ میں بھی تدریسِ سیرت کی ایک مضبوط اور تاریخی روایت موجود رہی ہے، جو وقت کے ساتھ ساتھ ارتقاء پذیر ہوتی رہی ہے۔ اس خطے میں سیرت کی تدریس کا آغاز سادہ اور غیر رسمی ذرائع سے ہوا، جہاں علما اور واعظین محافل، خطبات اور دروس کے ذریعے سیرتِ نبوی ﷺ کو عوام تک پہنچاتے تھے۔

ابتدائی دور میں ذرائع آمد ورفت محدود ہونے کے باوجود علما پیدل، تانگہ اور کشتیوں کے ذریعے دور دراز دیہات تک جاتے اور دینی پیغام عام کرتے تھے۔ بعد ازاں مساجد اور مدارس نے اس روایت کو منظم شکل دی، جہاں سیرت کو باقاعدہ نصاب کا حصہ بنایا گیا۔ جدید

دور میں یہ تدریس مزید وسعت اختیار کر گئی ہے اور آن لائن کورسز، ڈیجیٹل پلیٹ فارمز، اخبارات اور جامعات کے ذریعے عالمی سطح تک پہنچ چکی ہے۔ یہ تحقیق اوکاڑہ میں تدریسِ سیرت کے آغاز، ارتقاء اور موجودہ جدید صورتوں کا جائزہ پیش کرتی ہے، تاکہ اس علمی و دینی روایت کی تاریخی اہمیت اور تسلسل کو واضح کیا جا سکے۔

سیرۃ، عربی زبان کے لفظ "سیر" سے ماخوذ ہے جس کے معنی چلنا پھرنا، راستہ لینا۔ حالت، طور عمل، رویہ، چال چلن، خصلت، طریقہ اختیار کرنا، عمل پیرا ہونا۔ یہ تمام الفاظ سیرت کے لغوی معنی میں شامل ہیں۔ اردو میں بھی سیرت کا لفظ مستعمل ہے جیسے تعمیر سیرت، پختگی سیرت، نیک سیرت، بد سیرت، حسن سیرت وغیرہ۔ قرآن کریم میں یہ لفظ "سیر و فی الارض" کی ترکیب میں استعمال ہوا۔ لفظ "سیرت" واحد ہے اور اس کی جمع "سیر" ہے۔ لغت میں اس کا مادہ (س۔ی۔ر) ہے اور یہ چلنے پھرنے کے معنی میں مستعمل ہے۔ "لسان العرب" میں بھی سیرت کا معنی چلنا پھرنا لکھا ہے۔[1] قرآن مجید میں استعمال: قرآن کریم میں لفظ 'سیرت' سورہ طٰہٰ میں استعمال ہوا ہے: "سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولَىٰ[2]" (ترجمہ: اب ہم اسے پھر پہلی طرح کر دیں گے / اسے اس کی پہلی حالت پر لوٹا دیں گے)۔ لفظ سیرت عربی زبان کے لفظ 'سیر' سے ماخوذ ہے جس کے معنی چلنا پھرنا، راستہ لینا، حالت، طرزِ عمل، رویے، چال چلن، خصلت، طریقہ اختیار کرنا اور عمل پیرا ہونا ہیں۔ یہ تمام الفاظ سیرت کے لغوی معنیٰ میں شامل ہیں۔

سیرت کا لغوی و اصطلاحی مفہوم

سیرت النبی ﷺ کے موضوع کا تعارف معانی و مفاہیم سے ہی واضح ہوتا ہے۔ سیرت کا رسم الخط مختلف اردو، فارسی، اور عربی کتب میں "سیرت" اور عربی رسم الخط میں " سیرۃ" لکھا جاتا ہے۔ سیرت کے لغوی مفہوم کا تحقیقی جائزہ لیا جائے تو سیرۃ کا لفظ جس عربی زبان کے مادے اور فعل سے بنا ہے وہ "سیر" علامہ انباری اس کے لفظی معنی کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں چلنا پھرنا، راستہ لینا، رویہ یا طریقہ اختیار کرنا، روانہ ہونا، عمل پیرا ہونا وغیرہ۔[3] دنیا کے تمام علوم کی جامع ترین کتاب قرآن مجید میں لفظ سیرت کا لغوی مفہوم کچھ اسطرح سے بیان ہوا ہے:

قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولَىٰ[4]

"فرمایا اس کو پکڑ لو اور ڈرو مت، ہم ابھی اس کو پہلی حالت کی طرف لوٹا دیں گے"[5]

اس آیت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا یعنی لاٹھی کے سانپ بن جانے کے بعد دوبارہ اصلی حالت میں آجانے کی طرف اشارہ ہے لہذا یہاں لفظ سیرۃ حالت اور کیفیت کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

---

[1] محمد بن مکرم بن علی ابن منظور الافریقی، لسان العرب، دار صادر بیروت، لبنان، 1414ھ ج4، ص:389

[2] طٰہٰ 21:20

[3] الأنباري، محمد بن القاسم أبو بكر، الزاهر في معاني كلمات الناس، مؤسسة الرسالة، بيروت، الطبعة الأولى، 1412ھ 3/439

[4] طٰہٰ 21:20

[5] علامہ غلام رسول سعیدی، تبیان القرآن، فرید بک سٹال اردو بازار لاہور، اگست 2005ء، زیر تحت الآیۃ طہ 21:20

تقریباً کثیر مترجمین لفظ سیر تھا کا معنی اس کو پہلی حالت ہی کیا ہے اور اس طرح سے قرآن سے مراد سیرت کا معنٰی حالت ہے اور اس کی جمع حالات ہیں یعنی سیرت میں بھی عمومی طور پر لفظ سیرۃ میں حالاتِ نبوی ہی کی وضاحت کی جاتی ہے جیسا کہ پروفیسر عبد الرحمن طاہر اس آیت کی تفسیر میں لفظ سیرت کی وضاحت کرتے ہوئے عبد الرحمن طاہر لکھتے ہیں:

"سِيْرَتَهَا: سیرت، سیرت نگار، سیرت النبی ﷺ، قرون اولی مراد لیا جاتا ہے"[6]

اردو دائرہ معارف میں لکھا ہے:

لفظ " سِيْرَة " دراصل سَارَ يَسِيْرُ سَيْرًا وَ مَسِيْرًا سے نکلا ہے جس کے لغوی معنی ہیں: طریقہ، چلنا، نیز قصے اور واقعات بیان کرنے کو بھی سیرت کہتے ہیں۔[7]

تراجم وتفاسیر سے معلوم ہوا کہ سیرت کے معنی حالت، رویہ، طریقہ، چال، کردار، خصلت اور عادت کے ہیں۔ اس سے اردو میں تعمیر سیرت، سیرت سازی، پختگی سیرت، نیک سیرت، بد سیرت اور حسن سیرت وغیرہ کے الفاظ مستعمل ہیں۔ علامہ غامدی لکھتے:

"لفظ سیرت واحد کے طور پر اور بعض دفعہ اپنی جمع سیر کے ساتھ اہم شخصیات کی سوانح حیات اور اہم تاریخی واقعات کے بیان کے لیے استعمال ہوتا رہا ہے۔ مثلاً کتابوں کے نام سیرت عائشہ یا سیرت المتاخرین وغیرہ۔ کتب فقہ میں السیر جنگ اور قتال سے متعلق احکام کے لیے مستعمل ہے۔"[8]

جدید تحقیق اور اہل سیر کے نزدیک لفظ سیرت اب بطور اصطلاح صرف آنحضرت ﷺ کی مبارک زندگی کے جملہ حالات کے بیان کے لیے مستعمل ہے جبکہ کسی اور منتخب شخصیت کے حالات کے لیے لفظ سیرت کا استعمال قریباً متروک ہو چکا ہے۔ دائرہ معارف میں لکھا ہے:

"سیرت کے اَولین اِصطلاحی معنی حضور ﷺ کے مغازی (غزوات کے حالات) اور سوانح حیات ہیں۔"[9]

"سیرت یا سیرۃ، موجودہ دور میں سیرت نبویہ یا سیرت نبوی یا سیرت النبی کی اصطلاح مسلمانوں کے ہاں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سوانح کے لیے خاص ہے۔"[10]

سیرت کے اصطلاحی مفہوم کی مزید وضاحت کے لئے اب اگر مطالعہ سیرت یا کتب سیرت جیسے الفاظ کے ساتھ رسول، نبی، پیغمبر یا مصطفی کے الفاظ نہ بھی استعمال کیے جائیں تو ہر قاری سمجھ جاتا ہے کہ اس سے مراد آنحضرت کی سیرت ہی ہے۔ علامہ غامدی لکھتے ہیں:

"بعض دفعہ لفظ سیرت کو کتاب کے مصنف کی طرف مضاف کر کے بھی یہی اصطلاحی معنی مراد لیے جاتے ہیں جیسے سیرت ابن ہشام کہ اس کا مطلب ابن ہشام کے حالات زندگی نہیں بلکہ آنحضرت کے حالات ہیں جو کتاب کے

---

[6] پروفیسر عبد الرحمن طاہر، مصباح القرآن، بیت القرآن لاہور پاکستان اگست 2012ء، زیر تحت الآیۃ طٰہٰ 21:20

[7] اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، 505/11

[8] ڈاکٹر محمود احمد غازی، محاضرات سیرت، الفیصل ناشران، لاہور، طبع چہارم، ستمبر 2012ء، ص16

[9] اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، 506/11

[10] ڈاکٹر محمود احمد غازی، محاضرات سیرت، ص16

مصنف ابن ہشام نے جمع کیے ہیں۔ اسی طرح موجودہ دور میں جلسہ سیرت، سیرت کانفرنس، مقالات سیرت، اخبارات ورسائل کے سیرت نمبر وغیرہ بکثرت الفاظ مستعمل ہیں۔"[11]

مذکور بالا ان تمام تراکیب میں لفظ سیرت کے معنی ہمیشہ سیرت النبی ہی ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ ادب واحترام کے اظہار کے لیے اس لفظ کے ساتھ کسی صفت کا اظہار کر دیتے ہیں جیسے سیرت طیبہ، سیرت مطہرہ اور سیرت پاک وغیرہ۔

اوکاڑہ میں تدریسِ سیرت کے مقاصد

سلطنتِ اسلامیہ کا کوئی خطہ ہو یا اوکاڑہ کی سرزمین، تاریخ شاہد ہے کہ ہر زمانے میں مسلمانوں نے اپنے ہادیٔ اعظم اور اپنے پیغمبرِ خاتم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے سلسلے میں جو اعتناء کیا ہے، اس کی نظیر نہیں مل سکتی اور یقینا یہ سعادت اور امتیاز صرف اس امت کو حاصل ہے اور بقول علامہ شبلی نعمانی:

"مسلمانوں کے اس فخر کا قیامت تک کوئی حریف نہیں ہو سکتا کہ انھوں نے اپنے پیغمبر کے حالات اور واقعات کا ایک ایک حرف اس استقصا کے ساتھ محفوظ رکھا کہ کسی شخص کے حالات آج تک اس جامعیت اور احتیاط کے ساتھ قلم بند نہیں ہو سکے اور نہ آئندہ توقع کی جا سکتی ہے۔"[12]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی تدریس کا مقصد یہ نہیں ہے کہ محض تاریخی حیثیت سے لوگ اسے پڑھیں اور جانیں؛ کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داستانِ حیات "رستم وسہراب" کا قصہ نہیں ہے اور نہ ہی کوئی خیالی کردار ہے اور اسی طرح اس کا مقام یہ ہرگز نہیں ہے کہ ہم اسے علم وادب کی تفریحی چوپال کا موضوع بنائیں؛ بلکہ اس کا عظیم مقصد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے محاسن اور اوصافِ حمیدہ واخلاقِ فاصلہ کا مطالعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ورضا حاصل کرنے کے لیے کیا جائے، جیسا کہ قرآن کا واضح پیغام ہے:

اِنۡ كُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوۡنِىۡ[13]

اسی کے پیشِ نظر آپ کی حیاتِ مبارکہ پر ان گنت کتابیں لکھی گئیں اور انکی تدریس ہوئی تاکہ دنیا کے سامنے فضائلِ اخلاق کا ایک آئیڈیل رہے، جیسا کہ علامہ شبلی رقم طراز ہیں:

"سب سے زیادہ صحیح، سب سے زیادہ کامل، سب سے زیادہ علمی طریقہ یہ ہے کہ نہ زبان سے کچھ کہا جائے، نہ تحریری نقوش پیش کیے جائیں، نہ جبر وزور سے کام کیا جائے؛ بلکہ فضائلِ اخلاق کا ایک پیکرِ مجسم سامنے آجائے جو خود ہمہ تن آئینۂ عمل ہو، جس کی ہر جنبشِ لب ہزاروں تصنیفات کا کام دے اور جس کا ایک ایک اشارہ اوامر سلطانی بن جائے، دنیا میں آج اخلاقی تدریس کا جو سرمایہ ہے سب ان ہی نفوسِ قدسیہ کا پرتو ہے، دیگر اور اسباب صرف ایوانِ تمدن کے نقش ونگار ہیں۔"[14]

---

[11] ڈاکٹر محمود احمد غازی، محاضرات سیرت، ص16

[12] علامہ شبلی نعمانی، سیرۃ النبی، ج۱، ص۲۴، مکتبہ مدنیہ لاہور ۱۴۰۸ھ۔

[13] آل عمران:۳۱

[14] علامہ شبلی نعمانی، سیرۃ النبی، ج۱، ص۱۸، مکتبہ مدنیہ لاہور ۱۴۰۸ھ۔)

اب مطالعۂ شمائل نبوی ﷺ کے جو اہم اور خاص مقاصد ہیں، انھیں نکات کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے؛ تاکہ اس کی افادیت پوری طرح عیاں ہو جائے۔

1-اسلامی احکام کا عملی اطلاق:

انَّ الدَّارِسَ لِسِیْرَۃِ الرَّسولِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقِفُ عَلی التَّطْبِیْقِ العَلَمِیِّ لِلرَّسولِ صلی اللہ علیہ وسلم وَأصْحَابِہٖ لأحکامِ الاسْلاَمِ التی تَضَمَّنَتْھا الآیاتُ القرآنیۃُ والأحادیثُ النبویۃُ الشریفۃُ فی مَجالاتِ الحیاۃِ المُخْتَلِفَۃِ.

رسولِ اکرم ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کرنے والا شخص حضور ﷺ اور آپ کے صحابہؓ کی طرف سے اسلامی احکام کے عملی اطلاق کو دیکھتا ہے، جن احکام کو قرآنی آیات اور احادیثِ نبویہ نے زندگی کے مختلف شعبوں میں بیان کیا ہے۔

2-محبتِ رسول اور اتباع کا التزام

انَّ الاقتداءَ بِرَسُوْلِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقْتَضِیْ مَعْرِفَۃَ شَمَائِلہ وَأجْوَالہ وَدَلاَئِلِ نُبوتہ وخَصَائِصِہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المَجالاتِ المُخْتَلِفۃِ. مَنْ عَرَفَ شَمَائِلَہ وأحوالَہ المذکورۃَ وَأحَبَّہ واقْتَدیٰ بہ

رسولِ اکرم ﷺ کی پیروی کرنا اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ انسان آپ ﷺ کے شمائل، حالاتِ زندگی، دلائلِ نبوت اور مختلف میدانوں میں آپ کی خصوصیات کو جانے۔ جو شخص آپ ﷺ کے شمائل و احوال کو پہچان لیتا ہے، وہ آپ ﷺ سے محبت کرتا ہے اور آپ کی پیروی اختیار کرتا ہے۔

3-حب رسول پر اتباع کی ترجیح

انَّ الاقْتِدَاءَ بِرَسُوْلِ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَأتباعِہ دَلِیْلٌ عَلٰی مَحَبَّۃِ الْعَبْدِ ربَّہ، وَسَیَنَالُ الْعَبْدُ مَحَبَّۃَ اللہِ لَہ

رسولِ اللہ ﷺ اور آپ کے متبعین کی پیروی کرنا بندے کی اپنے رب سے محبت کی دلیل ہے، اور اس کے نتیجے میں بندہ اللہ کی محبت بھی حاصل کر لیتا ہے۔

4-خصائص کا مفہوم سیرت

أنَّ خَصَائِصَ النَّبی صلی اللہ علیہ وسلم لاَ تَعَرَفُ الاَّ فِی ضَوْءِ مَعْرِفَۃِ سِیْرَت

نبی کریم ﷺ کی خصوصیات کو صحیح طور پر صرف آپ ﷺ کی سیرت کے علم کی روشنی میں ہی سمجھا جا سکتا ہے۔

یَجِدُ الْمَرْءُ فِیْ سِیْرَۃِ الرَّسُولِ مَا یُعِیْنُہ عَلٰی فَھْمِ کتابِ اللہِ تعالی وسُنَّۃِ رَسُوْلِہ صلی اللہ علیہ وسلم[15]

انسان رسولِ اکرم ﷺ کی سیرت میں ایسی چیزیں پاتا ہے جو اسے کتابِ اللہ اور سنتِ رسول ﷺ کو سمجھنے میں مدد دیتی ہیں۔

[15] الدکتور مہدی رزق اللہ احمد "السیرۃ النبویہ فی ضوء المصادر الأصلیہ، دار امام الدعوہ للنشر والتوزیع، الریاض 1424ھ۔ ص 218)

مندرجہ بالا اقتباس کا خلاصہ یہ ہے کہ تدریسِ سیرت النبی کا مقصد یہ ہے کہ آیاتِ قرآنیہ اور احادیثِ نبویہ کی عملی صورت ہمارے سامنے آسکے؛ کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا و اتباع آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال وحالات کی معرفت کی غماز ہوتی ہے اور سب سے بڑا فائدہ اس کا یہ ہے کہ قرآن وسنت کا اصلی فہم نصیب ہوتا ہے۔

اوکاڑہ میں تدریسِ سیرت کی اہمیت:

سرزمین اوکاڑہ پر تدریسِ سیرت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ یہاں سینکڑوں سیرت نگار پیدا ہوئے۔ اور سیرت نگاری اور تدریس سیرت کے اعتبار سے اوکاڑہ کی سرزمین کو دینِ اسلام تمام علوم میں مرکزی اور بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا وہ جامع مجموعہ ہے جس میں بنی نوع انسان کے لیے رہنمائی موجود ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے "لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ" بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی تمہارے لیے عظیم نمونہ ہے۔ سیرتِ رسول ہی انسانی زندگی کو کامیاب وکامران بنانے کا بنیادی ذریعہ ہے۔ سیرتِ رسول کے واقعات اور ان پر عمل ہی انسان کو تہذیب سکھاتا ہے، حسنِ معاشرت، اخلاقیات اور عمل کرنے کا طریقہ سیکھنے میں مدد ملتی ہے۔ شریعتِ مطہرہ کے تمام احکام کے ساتھ ساتھ سیرتِ النبی پر عمل نہ ہو تو انسان بدتر از حیوان کی سی زندگی گزارتا ہے۔ اس کی ضرورت اور اہمیت کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ سورۃ حشر آیت نمبر 7 میں آتا ہے:

"وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ"[16]

اور جو رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہیں عطا فرمائیں وہ لے لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز رہو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔

سورۃ آلِ عمران آیت نمبر 31:

"قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ"[17]

اے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) فرما دیجئے کہ اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت فرمائے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اوکاڑہ کے سیرت نگاروں نے اور مدرسینِ سیرت نے یہ باور کرایا کہ حقیقی کامیاب زندگی کی اساس بھی سیرتِ النبی پر عمل پیرا ہونا ہے۔ جینا مرنا، سونا اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا سب سیرتِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں ہو تو انسان کے تمام افعال عبادت میں شمار کیے جاتے ہیں اور اسی میں دنیا و آخرت کی کامیابی پوشیدہ ہے۔ صحابہ کرام کا اولین مقصد ہی سیرتِ نبی ﷺ پر عمل کرنا تھا۔ صحابہ کی زندگی ہی حضور ﷺ کے اقوال وافعال پر عمل کرنے کے لیے وقف تھی۔ یہی ان کا محبوب وپسندیدہ فعل تھا۔ غزوۂ احزاب میں سرکارِ دوعالم ﷺ نے خندق کھودنے کا حکم دیا کہ کفار کی خبر لائیں لیکن ان سے چھیڑ چھاڑ نہ کریں۔ وہاں ابوسفیان آگ تاپ رہے تھے، ایک صحابی نے تیر جوڑ لیا اور نشانہ لینے ہی والے تھے کہ انہیں رسول اللہ ﷺ کا حکم یاد آگیا اور رک گئے (مسلم کتاب الجہاد والسیر)۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی

---

[16] الحشر: 7

[17] آل عمران 31:3

اللہ عنہ نے اپنی وفات سے چند گھنٹے پہلے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ "رسول اللہ ﷺ کے کفن میں کتنے کپڑے تھے اور آپ ﷺ کی وفات کس دن ہوئی؟" (بخاری کتاب الجنائز)۔ یہ سوال صدیق اکبرؓ کے عشقِ رسول اور سیرت پر عمل کی ٹھوس دلیل ہے۔ آپؓ کی تمنا تھی کہ وفات اور کفن میں بھی حضور ﷺ کی پیروی ہو جائے۔ زندگی کے ہر شعبے میں، خواہ وہ عبادات ہوں یا معاملات، خوشی ہو یا غمی، ہر موڑ پر ہمارے لیے مشعلِ راہ حضور ﷺ کی مبارک زندگی ہی ہے۔ [18]

اوکاڑہ کی سیرت النبی میں تدریسی روایت

اوکاڑہ کی سیرت النبی میں تدریسی روایت کے اعتبار سے آج سیرت کی کتب میں تفصیلی معلومات و دستیاب ہیں۔ دنیا کے اسلام کی عظیم الشان لائبریری میں علومِ سیرت کا بیش بہا خزانہ موجود ہے۔ نہ صرف کتابی شکل میں بلکہ کانفرنسز، سیمینار اور کتب بھی علومِ سیرت کی اشاعت کا بہترین ذریعہ ہیں۔ اسلامی ممالک کے ساتھ ساتھ پاک و ہند میں بھی علومِ سیرت کا رجحان زمانہ قدیم سے موجود رہا۔ بڑے شہروں کے علاوہ مختلف چھوٹے اضلاع میں بھی علماء، خطباء، مؤرخین نے علومِ سیرت کے کام پر گراں قدر خدمات سر انجام دیں۔

تدریسِ سیرت کا آغاز

عہدِ قدیم سے ہے اوکاڑہ میں تدرسِ سیرت کا آغاز ہو چکا تھا۔ اوکاڑہ، صوبہ پنجاب کا ضلع ہے جس میں علمی و دینی تبلیغی خدمات کم نہیں۔ مختلف علماء، سیرت نگاروں کی خدمات کا تذکرہ موجود ہے۔

اوکاڑہ میں مساجد و مدارس، جامعات سینکڑوں میں موجود ہیں جن کا مقصدِ اولین قرآن و سنت کے ساتھ ساتھ علومِ سیرت کی روشنی پھیلانا ہے۔ اوکاڑہ میں یہ کام اگرچہ کئی دہائیوں سے شروع ہو چکا مگر علومِ سیرت کا باقاعدہ طور پر تجزیاتی مطالعہ اور تحقیقی مطالعہ منظرِ عام پر نہیں آسکا۔ اسی لیے علومِ سیرت کا کام نمایاں بھی نہیں ہو سکا۔ مندرجہ ذیل نکات سے اس کی ضرورت و اہمیت مزید واضح ہو سکتی ہے:

1۔ علمی خلا کی موجودگی

2۔ مقامی علمی سرمایہ کی حفاظت

3۔ علمی خدمات کا اعتراف

4۔ معاصر تحقیق کا جائزہ

5۔ علمی سرمایہ کے اسلوب کی نشاندہی

6۔ فکری و دینی رہنمائی

7۔ جدید علمی تقاضوں سے ہم آہنگی

شرح السنہ (کتاب الفضائل) میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ عزوجل نے اخلاق کے درجات مکمل کرنے اور اچھے اعمال کے کمالات پورے کرنے کے لئے مجھ کو بھیجا ہے۔ [19] صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

---

[18] ابو الحسین مسلم بن حجاج القشیری، صحیح مسلم، کتاب الجہاد والسیر، باب غزوہ الاحزاب، الرقم الحدیث:99(1788) دار إحياء التراث العربي، بیروت، لبنان، 1421ھ، ج3، ص:988،

[19] البغوی امام حسین بن مسعود البغوی شرح السنۃ جلد اول ص342

اخلاق کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے فرمایا: "کیا تم قرآن نہیں پڑھتے ؟" میں نے عرض کی "کیوں نہیں"، تو آپ نے ارشاد فرمایا: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلق قرآن ہے۔[20] حدیث مبارکہ میں حضورِ اکرم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد فرمایا اللہ عزوجل نے مجھے مکارمِ اخلاق کی تکمیل کے لیے مبعوث فرمایا۔

محافل ودروس تدریسِ سیرت

قدیم دور میں اوکاڑہ کے اطراف و دیہات میں واعظین تانگہ گھوڑا اور پیدل طویل سفر کے تدریسِ سیرت کیلئے جایا کرتے تھے۔ اوکاڑہ کے دیہی ماحول میں سیرت النبی ﷺ کی تدریس محافل، دروس اور وعظ کے ذریعے صدیوں سے منتقل ہوتی رہی۔

"برصغیر کے دیہی علاقوں میں علمانے محدود وسائل کے باوجود سیرت النبی ﷺ کی تعلیم کے لیے سفر، محافل اور دروس کو ذریعہ بنایا اور عوام تک دین پہنچایا۔"[21]

برصغیر کے دیہی علاقوں کی طرح اوکاڑہ اور اس کے نواح میں سیرت کی تدریس رسمی اداروں سے پہلے غیر رسمی ذرائع سے ہوئی۔ واعظین کا سفر کرنا اس علمی روایت کی مضبوطی کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ طریقہ عوامی فہم کے مطابق تھا، جس نے سیرت کو عملی زندگی کا حصہ بنایا اور دینی شعور کو فروغ دیا۔

وعظ وتقاریر برائے تدریس سیرت

محافظ کا انعقاد کیا جاتا اور اوکاڑے کے ساتھ دریائے راوی کو عبور کرنا، کشتی بانی کے ذریعے کنارے کی دوسری سمت دیہات وعلاقہ جات میں علماء سیرت کی تدریس کے لئے وعظ و تقاریر کیلئے جایا کرتے تھے۔ اوکاڑہ اور نواحی دیہات میں سیرت النبی ﷺ کی تدریس کیلئے وعظ و تقاریر بنیادی ذریعہ تعلیم و تربیت رہے۔

"علمائے برصغیر نے تبلیغ سیرت کیلئے دور دراز علاقوں کا سفر کیا، دریا عبور کیے اور عوامی اجتماعات میں وعظ و نصیحت کے ذریعے تعلیماتِ نبوی عام کیں۔"[22]

علمائے برصغیر میں اوکاڑہ کے نامور علماء شامل ہیں جیسا کہ مولانا شفیع اوکاڑوی اور انکے معاصر جو کے قرب وجوار خصوصاً دریائے راوی کے پار علاقوں میں علما کا سفر اس بات کی دلیل ہے کہ سیرت کی تدریس محض مقامی نہ تھی بلکہ متحرک دعوتی عمل تھی۔ کشتیوں کے ذریعے رسائی نے دینی پیغام کو دور افتادہ آبادیوں تک پہنچایا، جو اس روایت کی عملی وسعت کو ظاہر کرتا ہے۔

تدریسِ سیرت کا ارتقاء

آج دور تبدیل ہو چکا ہے، جہاں پہلے تانگہ گھوڑا چلا کرتا تھا وہاں آج گاڑیاں گھنٹوں کا سفر منٹوں میں کر رہی، جہاں کچی سڑکیں تھی وہاں آج موٹرویز بن چکے ہیں۔ پہلے کی نسبت آج تدریسِ سیرت آسان ہوا ہے۔ پہلے علماء کی تعداد کم تھی آج زیادہ ہے۔ اوکاڑہ میں تدریسِ سیرت وقت کے ساتھ ترقی کرتی رہی، قدیم ذرائع سے جدید سہولیات تک یہ سفر نمایاں تبدیلیوں کا عکاس ہے۔

---

[20] سعیدی علامہ غلام رسول شرح صحیح مسلم جلد 1 ص 512746

[21] سید سلیمان ندوی، سیرت النبی ﷺ، دارالمصنفین، شبلی اکیڈمی، اعظم گڑھ، سن اشاعت: 2005ء، ص: 45

[22] مولانا ابوالحسن علی ندوی، سیرتِ سرورِ عالم، مجلس تحقیقات ونشریات اسلام، لکھنؤ، سن اشاعت: 1999ء، ص: 112

"زمانے کی تبدیلی کے ساتھ دینی تعلیم کے ذرائع بھی بدلتے رہے، مگر سیرت النبی ﷺ کی تدریس ہر دور میں نئے وسائل کے ذریعے مؤثر انداز میں جاری رہی۔"[23]

اوکاڑہ میں تدریسِ سیرت کا ارتقاء معاشرتی و ٹیکنالوجیکل تبدیلیوں سے جڑا ہوا ہے۔ جدید ذرائع نقل و حمل، جیسے موٹر ویز اور گاڑیاں، نے علما کی رسائی بڑھائی۔ آج اساتذہ کی تعداد میں اضافہ اور سہولیات کی دستیابی نے سیرت کی تعلیم کو منظم، تیز اور وسیع تر بنا دیا ہے۔

مدارسِ دینیہ اور تدریسِ سیرت

آج کے دور میں تدریس سیرت کا عالمگیر روایتی نظام مدارسِ دینیہ ہیں جہاں سیرت کی ایک ایک جزئیات پر سالہا تک پڑھا جاتا ہے۔ مدارسِ دینیہ میں سیرت النبی ﷺ کی تدریس منظم نصاب کے تحت ہوتی ہے، جہاں طلبہ تفصیل اور تحقیق کے ساتھ سیکھتے ہیں۔

"دینی مدارس میں سیرت النبی ﷺ کی تعلیم محض واقعات تک محدود نہیں بلکہ اس کے اصول، حکمت اور عملی پہلوؤں کو تفصیل کے ساتھ پڑھایا جاتا ہے۔"[24]

مدارسِ دینیہ نے تدریسِ سیرت کو باقاعدہ علمی ڈھانچہ فراہم کیا ہے۔ یہاں سیرت کو محض تاریخی واقعات نہیں بلکہ ایک مکمل ضابطۂ حیات کے طور پر پڑھایا جاتا ہے۔ اس تسلسل نے نئی نسل میں سیرت فہمی، تحقیق اور عملی اطلاق کی مضبوط بنیاد قائم کی ہے۔ اور اوکاڑہ میں اس تدریسی روایت کو انسانیت تک پہنچانے میں جو مدارس آج بھی اہم کردار ادا کر رہے ان کی فہرست درج ذیل ہے۔

1۔ جامعہ غوثیہ رضویہ کچہری بازار (1950): یہاں درسِ نظامی، حفظ و ناظرہ اور عالم فاضل کورسز کا انعقاد کیا گیا۔

2۔ جامعہ عثمانیہ گول چوک اوکاڑہ (1960): اس میں درسِ نظامی کے ساتھ ساتھ تخصص فی الفقہ والحدیث کا اجراء ہوا۔

3۔ مدرسہ عربیہ (1950-1960): یہاں ابتدائی سے متوسطہ تک دینی تعلیم اور فقہی تربیت کا اہتمام کیا گیا۔

4۔ جامعہ رضویہ اوکاڑہ (1970): یہ اہل سنت بریلوی مسلک کا ادارہ ہے۔

5۔ جامعہ محمدیہ (1980): یہاں درسِ نظامی کے ساتھ تخصص فی النعت و خطابت کی تعلیم نمایاں تھی۔

6۔ جامعہ حفصہ بنات اوکاڑہ (1980): یہ بالخصوص طالبات کے لیے ہے جہاں حفظ، ناظرہ اور عالم فاضلہ کورسز کروائے جاتے ہیں۔

7۔ جامعہ تعلیم القرآن اوکاڑہ (1990): تنظیم المدارس سے ملحق اس جامعہ میں حفظ، درسِ نظامی اور عقائد و فقہ پر خصوصی توجہ دی گئی۔

8۔ جامعۃ المدینہ للبنین فیضان مدینہ اوکاڑہ (2008) کنز المدارس سے ملحق حفظ ناظرہ درس نظامی عقائد و فقہ سیرت تاریخ پر مشتمل کورسز نمایاں ہیں اوکاڑہ میں اسکی 20 سے زائد برانچ میں یہ کورسز فی سبیل اللہ کروائے جاتے ہیں

9۔ جامعۃ المدینہ للبنات خالد ٹاؤن اوکاڑہ (2011) اوکاڑہ میں خواتین کا عظیم الشان ادارہ جس میں عقائد و فقہ سیرت صرف و نحو بلاغت جیسے علوم و فنون کی تعلیم دی جاتی ہے

10۔ جامعۃ رضویہ لکڑ منڈی للبنات (2010) حفظ و ناظرہ دراسۃ القرآن پر مشتمل تعلیم دی جاتی ہے

---

[23] مولانا وحید الدین خان، رسولِ انقلاب ﷺ، قادری بک ڈپو، نئی دہلی، سن اشاعت: 2010ء، ص: 78

[24] ڈاکٹر مزمل ظفر اویسی، مدارسِ دینیہ کا نسل نو کی تربیت میں کردار، مکتبہ نور سحر، کراچی، پاکستان، 2012ء، ص: 23

11۔ جامعہ امینیہ رضویہ للبنات وللبنین (2018) حفظ و ناظرہ سیرت و عقائد کی تعلیم دی جاتی ہے

12۔ جامعہ بیت الصالحات کمپنی باغ اوکاڑہ (1990) حفظ ناظرہ درس نظامی کی تعلیم دی جاتی ہے

13۔ جامعہ دار السلام اہلحدیث اوکاڑہ

14۔ جامعہ حنفیہ اشرف المدارس (ملتان روڈ) اوکاڑہ کی بڑی درسگاہ ہے جس نے عصری کتب کو بھی نصاب میں شامل کیا۔

15۔ الھدیٰ اسلامک سینٹر غلہ گودام اوکاڑہ حفظ و ناظرہ دراسۃ القرآن کا مرکز ہے

16۔ النور سینٹر جاوید ٹاؤن اوکاڑہ

17۔ جامعہ محمود الحسن دیوبند محبوب ٹاؤن اوکاڑہ عقائد و فقہ سیرت و گرائمر جیسے بنیادی موضوعات پر تعلیم عام کی جاتی ہے

جدید طرزِ تدریس سیرت

آن لائن، یوٹیوب، اور ویڈیوز ریکارڈنگ کے ذریعے دوسرے لوگوں تک سیرت النبی کے دروس و اسباق آسانی سے پہنچائے جاتے ہیں۔ آج علماء نے اپنے سیرت النبی چینل بنالئے ہیں۔ جدید دور میں سیرت النبی ﷺ کی تدریس ڈیجیٹل ذرائع سے عام ہوئی، جہاں علم تیزی اور وسعت کے ساتھ منتقل ہو رہا ہے۔

"آج ڈیجیٹل میڈیا نے دینی تعلیم کو عالمی سطح پر پہنچا دیا ہے، جہاں سیرت النبی ﷺ کے دروس ویڈیوز، لیکچرز اور آن لائن پلیٹ فارمز کے ذریعے عام ہو رہے ہیں۔"[25]

جدید ٹیکنالوجی نے تدریس سیرت کو نئی جہت دی ہے۔ یوٹیوب اور آن لائن پلیٹ فارمز نے علم کو سرحدوں سے آزاد کر دیا۔ اب علما کے بیانات عالمی سطح پر سنے جاتے ہیں، جس سے سیرت النبی ﷺ کی تعلیم زیادہ مؤثر، تیز اور ہر طبقے تک قابلِ رسائی بن گئی ہے۔ آج کے اس دور میں اوکاڑہ کے علماء اس جدید تدریسی روایت میں پیش پیش ہیں۔

سیرت مضامین کی اشاعت

اوکاڑہ کی سرزمین پر کئی ایک اخبار و رسائل میں اشاعتِ سیرت النبی پر کام جاری ہے۔ کئی اخبارات چھپتے ہیں اور ان میں سیرت مضامین کی اشاعت ہفتہ وار ماہوار اور سالانہ بنیادوں پر ہوتی ہے۔ اوکاڑہ میں سیرت النبی ﷺ کے مضامین کی اشاعت اخبارات و رسائل کے ذریعے مسلسل جاری ہے، جو علمی روایت کو مضبوط کرتی ہے۔

"برصغیر میں دینی جرائد و اخبارات نے سیرت النبی ﷺ کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا، جہاں مختلف ادوار میں تحقیقی و اصلاحی مضامین باقاعدگی سے شائع ہوتے رہے۔"[26]

---

[25] ڈاکٹر اسرار احمد، سیرت النبی ﷺ کے دروس، تنظیم اسلامی، لاہور، پاکستان، 2008ء، ص: 15

[26] ڈاکٹر محمود احمد غازی، محاضراتِ سیرت، القلم پبلشرز، لاہور، پاکستان، 2009ء، ص: 67

اوکاڑہ میں اخبارات اور رسائل نے سیرت کے فروغ میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ ہفتہ وار، ماہانہ اور سالانہ اشاعتوں کے ذریعے سیرت کے مختلف پہلو عوام تک پہنچتے ہیں۔ یہ تحریری روایت نہ صرف علمی تسلسل برقرار رکھتی ہے بلکہ نئی نسل میں تحقیق اور مطالعہ کا رجحان بھی پیدا کرتی ہے۔

آن لائن کورسز میں تدریسِ سیرت

جدید دور میں سیرت النبی ﷺ کی تدریس آن لائن کورسز، جامعات اور تعلیمی اداروں کے نصاب کے ذریعے وسیع پیمانے پر جاری ہے۔

"عصر حاضر میں آن لائن تعلیم نے علومِ اسلامیہ کی تدریس کو نئی جہت دی ہے، جہاں سیرت النبی ﷺ کے باقاعدہ کورسز عالمی سطح پر بآسانی دستیاب ہیں۔"[27]

آن لائن تدریس نے سیرت کے علم کو عالمی سطح پر عام کر دیا ہے۔ "تخصص فی السیرۃ" جیسے کورسز اور تعلیمی اداروں میں سیرت کی شمولیت اس کی اہمیت ظاہر کرتی ہے۔ یونیورسٹی آف اوکاڑہ میں سیرت چیئر کا قیام اس روایت کے جدید اور ادارہ جاتی فروغ کی نمایاں مثال ہے۔

آج وقت تبدیل ہو چکا ہے تدریس کے نظام میں جدت آئی ہے لوگ آئن لائن کورس کو ترجیح دیتے ہیں "تخصص فی السرۃ" جیسے کورسز آن لائن بھی کروائے جا رہے ہے۔ کالج و یونیورسٹیز کے نصاب میں سیرت لازمی مضمون ہے اور سیرت کے اسباق پڑھائے جاتے ہیں۔ سرکاری و نجی اسکولوں میں اسلامیات کو لازمی مضمون کے طور پر شامل کیا گیا۔ سیرت النبی ﷺ کے مضامین کو ہر سطح کے تعلیمی نصاب کا حصہ بنایا گیا۔ یونیورسٹی آف اوکاڑہ میں باقاعدہ 'سیرت چیئر' قائم کی گئی ہے۔

تدریس سیرت میں مساجد کا کردار

اوکاڑہ کی مساجد نے تدریسِ سیرت کو مواعظ و تقاریر کے ذریعے زندہ رکھا، جہاں عوامی سطح پر دینی تعلیم مسلسل جاری ہے۔

"مساجد اسلامی معاشرے میں تعلیم و تربیت کا بنیادی مرکز رہی ہیں، جہاں سیرت النبی ﷺ کو وعظ، دروس اور خطبات کے ذریعے نسل در نسل منتقل کیا جاتا ہے۔"[28]

مساجد نے اوکاڑہ میں تدریسِ سیرت کو عوامی سطح پر برقرار رکھا ہے۔ مواعظ اور تقاریر کے ذریعے سیرت کی تعلیم ہر طبقے تک پہنچتی ہے۔ یہ روایت نہ صرف دینی شعور کو مضبوط کرتی ہے بلکہ معاشرتی اصلاح اور اخلاقی تربیت میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔

جدید روایتی نظام کے تحت مساجد میں مواعظ و تقاریر کے ذریعے زندہ رکھا گیا ہے تو اوکاڑہ کی مساجد نے اس تدریسی روایت کو زندہ رکھا ہے۔ چند ایک مساجد کی کی لسٹ درج ذیل:

جامع مسجد غوثیہ کچہری بازار اوکاڑہ:

[27] ڈاکٹر محمد حمید اللہ، خطباتِ بہاولپور، اسلامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ، اسلام آباد، پاکستان، 1980ء، ص:102

[28] مولانا مودودی، خطبات، اسلامی پبلیکیشنز، لاہور، پاکستان، 1985ء، ص:55

یہ اوکاڑہ شہر کے وسط میں واقع ہے جو 1948 میں تعمیر کی گئی۔ اس کی بنیاد مشرقی پنجاب اور دہلی سے آنے والے مسلمانوں نے رکھی۔ یہ اوکاڑہ شہر کی پہلی اور بڑی مسجد ہے جو نمازِ جمعہ، عیدین اور مختلف دینی سرگرمیوں کا مرکز ہے۔

جامع مسجد حنفیہ:

یہ عظیم الشان مسجد 1949 سے 1950 کے درمیان قائم ہوئی جو اہل سنت بریلوی مکتب فکر سے وابستہ ہے۔ اس مسجد میں ہر ماہ محافلِ میلاد کا انعقاد ہوتا ہے۔

جامع مسجد عثمانیہ گول چوک:

یہ مسجد 1950 میں قائم کی گئی جہاں درسِ قرآن، درسِ حدیث اور اصلاحی خطابات ہوتے ہیں۔

جامع مسجد نورانی:

یہ بھی 1950 میں قائم کی گئی۔ اس مسجد کے ساتھ مدرسہ بھی قائم کیا گیا جہاں حفظ و ناظرہ قرآن کی بنیادی تعلیم کے ساتھ ساتھ مختلف کورسز بھی کروائے جاتے رہے۔

جامع مسجد مدینہ:

ریلوے کالونی میں مسلمانوں کے لیے قائم کی گئی۔

مسلم کالونی اور پرانا سبزی منڈی کے اطراف میں بھی مساجد بنائی گئیں جو بعد میں جامع مسجد کا درجہ اختیار کر گئیں۔ ان میں جامع مسجد فاروقیہ بھی شامل ہے جو قیامِ پاکستان کے اوائل دور کی مسجد ہے۔ یہ مساجد نہ صرف عبادت گاہیں ہیں بلکہ دینی، علمی اور سماجی ہم آہنگی کا مرکز بھی ہیں۔ یہاں حفظ و ناظرہ قرآن کے ساتھ ساتھ خاص مواقع پر سیرت النبی ﷺ کے اجتماعات اور تراویح وغیرہ کا اہتمام کیا جاتا رہا ہے۔

خلاصہ تحقیق

ضلع اوکاڑہ میں تدریسِ سیرت النبی ﷺ ایک مضبوط، مسلسل اور ارتقائی روایت کی صورت میں موجود رہی ہے۔ اس روایت کا آغاز دیہی ماحول میں غیر رسمی دینی تعلیم سے ہوا، جہاں علما اور واعظین محدود وسائل کے باوجود پیدل، تانگہ اور کشتیوں کے ذریعے دور دراز علاقوں تک پہنچتے اور سیرت النبی ﷺ کے اسباق عوام تک منتقل کرتے تھے۔ یہ ابتدائی دور زیادہ تر زبانی خطبات، محافلِ میلاد اور دروس پر مشتمل تھا، جس میں سیرت کو عملی زندگی کے ساتھ جوڑ کر پیش کیا جاتا تھا۔ قدیم دور میں اوکاڑہ کے اطراف میں سیرت کی تدریس کا بنیادی ذریعہ مساجد تھیں، جہاں خطباء جمعہ کے خطبات، محافلِ میلاد اور دروسِ سیرت کے ذریعے عوامی شعور اجاگر کرتے تھے۔ اس دور میں سیرت سے متعلق زیادہ تر مواد زبانی روایت پر مبنی تھا، تاہم رسائل اور چھوٹے کتابچوں کی صورت میں تحریری ذخیرہ بھی وجود میں آتا رہا، جو مقامی سطح پر شائع ہوتا تھا۔ وقت کے ساتھ ساتھ مدارسِ دینیہ نے اس روایت کو منظم اور نصابی شکل دی۔ مدارس نے سیرت النبی ﷺ کو ایک مستقل مضمون کے طور پر شامل کیا، جہاں طلبہ کو نہ صرف تاریخی واقعات بلکہ سیرت کے اصولی، فقہی اور اخلاقی پہلو بھی تفصیل سے پڑھائے جاتے ہیں۔ اس طرح سیرت کی تدریس ایک غیر رسمی عمل سے نکل کر منظم تعلیمی نظام کا حصہ بن گئی۔ جدید دور میں تدریسِ سیرت نے ایک نئی جہت اختیار کی ہے۔ ٹیکنالوجی، انٹرنیٹ، یوٹیوب اور آن لائن کورسز کے ذریعے سیرت النبی ﷺ کے دروس عالمی سطح

پر پہنچ رہے ہیں۔ آج علمانے اپنے آن لائن چینلز اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے ذریعے علم کو عام کیا ہے، جس سے سیرت کی تدریس زیادہ وسیع، مؤثر اور تیز تر ہو گئی ہے۔ تعلیمی اداروں میں بھی سیرت کو لازمی مضمون کے طور پر شامل کیا گیا ہے، جبکہ یونیورسٹی آف اوکاڑہ میں سیرت چیئر کا قیام اس شعبے کی علمی اہمیت کو مزید اجاگر کرتا ہے۔

مصادر و مراجع

1. القرآن،
2. ابو الحسین مسلم بن حجاج القشیری، صحیح مسلم، کتاب الجہاد والسیر، باب غزوہ الاحزاب، الرقم الحدیث:99(1788)دار إحیاء التراث العربي، بیروت، لبنان، 1421ھ،
3. الأنباري، محمد بن القاسم أبو بكر، الزاهر في معاني كلمات الناس، مؤسسة الرسالة، بيروت، الطبعة الأولى، 1412ھ
4. پروفیسر عبدالرحمن طاہر، مصباح القرآن، بیت القرآن لاہور پاکستان اگست 2012ء
5. دکتور مهدی رزق الله احمد "السيرة النبويه فی ضوء المصادر الأصليه، دارامام الدعوه للنشر والتوزیع، الریاض 1424ھ
6. ڈاکٹر اسرار احمد، سیرت النبی ﷺ کے دروس، تنظیم اسلامی، لاہور، پاکستان، 2008ء
7. ڈاکٹر محمد حمید اللہ، خطباتِ بہاولپور، اسلامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ، اسلام آباد، پاکستان، 1980ء102
8. ڈاکٹر محمود احمد غازی، محاضرات سیرت، الفیصل ناشران، لاہور، طبع چہارم، ستمبر 2012ء
9. ڈاکٹر مزمل ظفر اویسی، مدارسِ دینیہ کا نسل نو کی تربیت میں کردار، مکتبہ نور سحر، کراچی، پاکستان، 2012ء
10. سید سلیمان ندوی، سیرت النبی ﷺ، دار المصنفین، شبلی اکیڈمی، اعظم گڑھ، سن اشاعت:2005ء
11. علامہ غلام رسول سعیدی، تبیان القرآن، فرید بک سٹال اردو بازار لاہور، اگست 2005ء
12. محمد بن مکرم بن علی ابن منظور الافریقی، لسان العرب، دار صادر بیروت، لبنان، 1414ھ
13. مولانا ابوالحسن علی ندوی، سیرتِ سرورِ عالم، مجلس تحقیقات و نشریات اسلام، لکھنؤ، سن اشاعت:1999ء
14. مولانا مودودی، خطبات، اسلامی پبلیکیشنز، لاہور، پاکستان، 1985ء
15. مولانا وحید الدین خان، رسولِ انقلاب ﷺ، قادری بک ڈپو، نئی دہلی، سن اشاعت:2010ء